نتیجۂ فکر: محمد یاسر سلطان

پھر اُجڑا ہے آشیانہ

عطاء رب نے کئے تھے تجھ کو اخلاقِ کریمانہ
ترا انداز بھی یکتا تری گفتار شاہانہ
وہ ہوتے جب بھی اہل علم اور طلباء کی مجلس میں
شمع لگتے تھے اور ہر ایک اس شمع کا پروانہ
کبھی مسندِ نظامت پر کبھی مسند حدیث پر جلوہ گر
مجالس میں تری شرکت منفرد اور قائدانہ
وہ اثناء درس اشعار کا فی البدیہہ پڑھتے جانا
قرائتِ حدیث میں تیرا انداز و افکار محبانہ
علامت تھی نبی سے عشق کی یہ والہانہ
فضاء میں گونجتا تھا ہر سو عظمت کا ترانہ
مسائل میں الجھ کر خوب تحقیق سے سُلجھانا
خدانے حظِ وافر ان کو دیا تھا علمِ عارفانہ
سوال حدیث کا ہوتا یا ہوتا علم آلی کا
تھا اسلوبِ جواب ان کا حکیمانہ لطیفانہ
کیا جامِ شہادت نوش جب تم نے فضاؤں میں
تھے گویا خود نبی ساقی اور تھا کوثر کا میخانہ
اچانک یوں ترا ہم سے جدا ہوکر بچھڑ جانا
ہوئے ہیں آبدیدہ ہم ہوا سوگوار زمانہ
قلق تو دل میں ہے سب کے مگر سکندر کے غم میں
کرے ان کا مداوا کون؟ کہ پھر اُجڑا ہے آشیانہ
رسول اللہ کا دے قرب یا رب! ان کو جنت میں
دعا کرتا ہے سلطانؔ یہ قبول ہو عرضِ فقیرانہ